روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 14 جولائی 2006ء 17 جمادی الثانی 1427 ہجری 14 وفا 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 155

قید کر دیئے گئے

حضرت عیاشؓ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے تھے ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہی تھے۔ ابوجہل اور حارث بن ہشام مدینہ جا کر عیاشؓ سے ملے اور جھوٹ بولا کہ تمہاری ماں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک تمہیں نہ دیکھے گی سر میں نہ کنگھی کرے گی نہ سائے میں بیٹھے گی۔ اس لئے تم ہمارے ساتھ مکہ چلو۔ حضرت عیاشؓ ان کے ساتھ چل پڑے تو راستے میں دونوں نے ان کو رسیوں سے باندھ لیا اور مکہ جا کر قید کر دیا۔

(سیرت ابن ہشام جلد1 ص474 ھجرۃ عمرو قصۃ عیاش معہ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کا الہام کہ یہ شخص حق پر ہے مسیح موعود بھی ہے۔ اور اس کے ساتھ کئی متواتر خوابیں تھیں جنہوں نے مولوی صاحب موصوف کو وہ استقامت بخشی کہ آخر انہوں نے میری تصدیق کے لئے کابل کی سرزمین میں امیر کابل کے حکم سے جان دی۔ ان کو کئی مرتبہ امیر نے فہمائش کی کہ اس شخص کی بیعت اگر چھوڑ دو تو پہلے سے بھی زیادہ آپ کی عزت کی جائے گی۔ مگر انہوں نے کہا کہ میں جان کو ایمان پر مقدم نہیں رکھ سکتا۔ آخر انہوں نے اس راہ میں جان دی اور کہا کہ اس راہ میں خدا کی رضامندی کے لئے جان دینا پسند کرتا ہوں۔ تب وہ پتھروں سے سنگسار کئے گئے اور ایسی استقامت دکھلائی کہ ایک آہ بھی ان کے منہ سے نہ نکلی اور چالیس دن تک ان کی نعش پتھروں میں پڑی رہی اور پھر ایک مرید احمد نور نام نے ان کی لاش دفن کی اور بیان کیا گیا ہے کہ ان کی قبر سے اب تک مشک کی خوشبو آتی ہے۔ اور ایک بال ان کا اس جگہ پہنچایا جس سے اب تک مشک کی خوشبو آتی ہے اور ہمارے بیت الدعاء کے ایک گوشہ میں ایک شیشہ میں آویزاں ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر یہ کاروبار محض ایک مفتری کا فریب تھا۔ تو شہید مرحوم کو اتنے دور دراز فاصلہ پر سے کیوں میری سچائی کے بارہ میں الہام ہوئے اور کیوں متواتر خوابیں آئیں وہ تو میرے نام سے بھی بے خبر تھے محض خدا نے ان کو میری خبر دی کہ پنجاب میں مسیح موعود پیدا ہو گیا تب انہوں نے پنجاب کی خبروں کی تفتیش شروع کی۔ اور جب یہ پتہ مل گیا کہ درحقیقت ایک شخص قادیان متعلقہ پنجاب ضلع گورداسپور میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تب سب کچھ چھوڑ کر میری طرف بھاگے اور قریباً دو ماہ یہاں رہے اور پھر واپسی پر شریر مخبروں کی مخبری سے گرفتار کئے گئے اور جب گرفتاری کے بعد کہا گیا کہ اپنی بیوی اور بچوں سے ملاقات کر لو تو کہا کہ اب مجھ کو ان کی ملاقات کی ضرورت نہیں میں ان کو خدا کے حوالہ کرتا ہوں اور جب حکم سنایا گیا کہ آپ سنگسار کئے جاؤ گے تو کہا میں چالیس دن سے زیادہ مردہ نہیں رہوں گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ جو خدا کی کتابوں میں لکھا گیا کہ مومن مرنے سے چند روز بعد یا نہایت چالیس دن تک زندہ کیا جاتا۔ اور آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 210)

تحصیل دین کے بعد طبابت کا پیشہ بہت عمدہ ہے

(حضرت مسیح موعود)

وقف عارضی سے متعلق ناظمین اضلاع وعلاقہ کی ذمہ داری

مجلس انصاراللہ پاکستان کے سال رواں کے پہلے 6 ماہ گزر چکے ہیں تمام اضلاع اور علاقہ جات نے وقف عارضی کے سلسلہ میں جو مساعی کی ہیں اس سے تمام ناظمین اضلاع وعلاقہ جات کو مطلع کیا جا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف عارضی کے سلسلہ میں نمایاں بیداری ہے اور بعض اضلاع نے اپنا ٹارگٹ پورا کر لیا ہے مگر بعض اضلاع سے اس عرصہ میں وقف عارضی کا ایک فارم بھی موصول نہیں ہوا۔ ایسے تمام ناظمین اور متعلقہ عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ خلیفہ وقت کی اس اہم تحریک کی طرف انصار کو خصوصیت سے متوجہ کریں اور ٹارگٹ کی تکمیل کی طرف قدم بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(قائد تعلیم القرآن ووقف عارضی مجلس انصاراللہ پاکستان)

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کیلئے نرسنگ اپرنٹس شپ کی آسامیاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر تکمیل طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ تیزی سے اپنی تکمیل کی طرف گامزن ہے یہ ادارہ بین الاقوامی معیار کا امراض قلب کے علاج کیلئے ایک نہایت جدید مرکز ہوگا۔ اس ادارہ کیلئے نرسنگ اپرنٹس شپ میں داخلہ کیلئے مخلص، محنتی اور مستعد نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ ایسے احمدی طلباء وطالبات جو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں خدمت کرنے کے خواہشمند ہوں اپنی درخواستیں سیکرٹری طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام ارسال کریں۔ درخواستیں صدر محلّہ/امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔ کم از کم تعلیمی معیار ایف ایس سی سیکنڈ ڈویژن ہے۔ رزلٹ کا انتظار کرنے والے طلباء بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 10۔ اگست 2006ء ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 392)

2043ء کا عظیم احمدی

بادشاہ اور الدار کی دربانی

سیدنا محمود المصلح الموعود کے ایمان افروز خطاب جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1943ء کا ایک وجد آفریں اقتباس:۔

’’آج سے سو سال بعد دنیا کا جو بہت بڑا بادشاہ ہوا اس میں اگر احمدیت کا ایمان ہوگا تو وہ کہے گا آج بادشاہ ہونے کی بجائے اگر میں حضرت مسیح موعود کی ڈیوڑھی کا دربان ہوتا یا آپ کی بستی میں تنور کی دکان کرتا تو بہت اچھا ہوتا۔ پس یہ دنیا کی چیزیں ہیں کیا؟ حضرت مسیح موعود الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں۔

احمدیت کے لئے مال آئیں گے اور ضرور آئیں گے اس بات کا مجھے ڈر نہیں البتہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ ان اموال کو سنبھالنے والے دیانت دار ملیں گے؟ حضرت مسیح موعود کے وقت ایک لاکھ روپیہ آنا بھی ناممکن سمجھا جاتا تھا مگر اب آٹھ دس لاکھ روپیہ سالانہ آجاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں تو بعض اوقات ایسی حالت ہوتی تھی کہ اس کا خیال کر کے رقت آجاتی ہے۔ زلزلہ کے دنوں میں جب اعلان کیا گیا کہ عذاب آنے والا ہے تو باہر سے مہمان زیادہ آنے لگے اور کثرت سے لوگ باغ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ایک دن حضرت مسیح موعود نے والدہ کو بلایا اور کہا آج میرے پاس کچھ ہے نہیں کہیں سے کچھ قرض لے لیں۔ یہ کہہ کر آپ نماز کے لئے گئے جب واپس آئے تو اندر جا کر دروازہ بند کر لیا اور پھر مسکراتے ہوئے باہر آئے اور والدہ سے فرمایا۔ **میں نے ابھی کہیں سے قرض لینے کے لئے کہا تھا مگر ایک غریب نے جس کے تن کے کپڑے بھی ثابت نہ تھے یہ پوٹلی مجھے دی ہے۔ میں سمجھا اس میں دھیلے پیسے ہوں گے مگر جب اندر جا کر میں نے اسے کھولا تو اس میں سے دو سو سے زیادہ روپیہ نکلا ہے معلوم نہیں کس حالت میں وہ شخص لایا ہے۔** کہاں وہ زمانہ اور کہاں یہ۔ گو ہماری ضرورتیں بڑھ گئی ہیں اور مومن کا خرچ زیادہ اور آمد کم ہی رہتی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا جنون اپنے سر میں رکھتا ہے۔ جو کچھ اس کے پاس آتا ہے اسے خدا کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے۔ ریزرو فنڈ اسی لئے رکھا گیا ہے کیونکہ روپیہ پاس ہو تو خرچ ہو جاتا ہے۔ اپنی جماعت کے لحاظ سے یہ روپیہ دین کے لئے خرچ ہو جاتا ہے............ تو مومن کے پاس روپیہ جمع نہیں رہتا۔ ہاں جب ضرورت پیش آئے تو خدا تعالیٰ ضرور دے دیتا ہے اور اس وقت جو ایمان بڑھتا ہے وہ دنیا کے خزانوں سے کہاں بڑھ سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔‘‘

(’’انوار العلوم‘‘ جلد 17 صفحہ 51-52 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن۔ اشاعت اپریل 2006ء)

تصرفات الٰہیہ کا مظہر

سیدنا حضرت مصلح موعود نے 12 مارچ 1944ء کو لاہور کے ایک جلسہ عام میں پرشوکت انداز میں اعلان فرمایا کہ میں ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہوں۔ 62 سال کا طویل عرصہ گزرنے کے بعد باوجود آج بھی اس عہد آفریں اور تاریخ ساز اجتماع کے نظارے میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ شمع خلافت کے پروانوں کا ولولۂ ذوق وشوق عروج پر تھا۔ دوران تقریر جب حضور کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے گئے تو فضائیں تسبیح وتحمید کے نغموں اور پُرجلال نعروں سے گونج اٹھیں:۔

’’خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے تنوروں میں کود کر دکھاویں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی۔‘‘

(انوار العلوم جلد 17 ص 242)

حضور پُرنور نے اپنی تقریر میں ایک عجیب توارد کا بھی ذکر کیا جس کے پیچھے تصرف الٰہی کا ہاتھ کارفرما نظر آتا ہے۔ فرمایا

1888ء میں حضرت مسیح موعود نے 1886ء کے اشتہار کی مزید تشریح کرتے ہوئے ایک اشتہار شائع فرمایا تھا جو سبز رنگ کے کاغذوں پر شائع ہوا۔ ہماری جماعت میں اس اشتہار کا نام ہی ’’سبز اشتہار‘‘ مشہور ہے اور یہ ایک عجیب بات ہے کہ وہ مکان جس میں آپ نے چالیس روز اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جو اب ایک ہندو دوست کے قبضہ میں ہے اور جسے ہم ہوشیار پور میں دیکھ آئے ہیں اس کا رنگ بھی سبز ہی ہے۔ گویا 1888ء کا اشتہار بھی سبز رنگ کے اوراق پر شائع ہوا اور اس مکان کا رنگ بھی سبز ہی ہے جو اس ہندو دوست کے قبضہ میں ہے۔ سیٹھ صاحب قادیان مجھ سے ملنے کے لئے آئے تھے میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ کیونکر خیال آ گیا کہ اس مکان پر سبز رنگ کیا جائے کوئی اور رنگ نہ ہو۔ وہ کہنے لگے

باقی صفحہ 12 پر

روحِ آزادی

خاک سے تیری اٹھائے گا خدا تیرے حلیف
تیرے خوں کے قطرہ قطرہ سے نئے عبداللطیف
اے ریاضِ عشق کی شاخ بریدہ! آج بھی
تو ہری ہے کونپلیں پھوٹیں گی تجھ سے نت نئی
آج تک ہے فصلِ گل تیری مہک سے آشنا
شیشۂ عطرِ محبت تھا دل صافی ترا
ہو گئی جب آگہی آثارِ منزل کی تجھے
خوبیٔ قسمت تری منزل پہ لے آئی تجھے
سطوتِ شاہی کو تیرا امتحاں منظور تھا
اور تو سود و زیاں کی منزلوں سے دور تھا
تُو جہادِ عشق میں غارتگرِ کبر و غرور
ذکرِ حق وردِ زباں سلطانِ جابر کے حضور
تیری درویشی غلامی کے چلن سے دور تھی
حاکمیت تختِ سلطانی پہ تھی جمہور کی
جَورِ بے حد پر بھی تو بیگانہ فریاد تھا
قید زنجیر و سلاسل میں بھی تو آزاد تھا
سیکھ لیتے تیرے سینہ سے قرینہ علم کا
دفن نادانوں نے کر ڈالا خزینہ علم کا
آ رہے تھے تجھ پہ جب مانند باراں سنگ وخشت
پھول لے کر منتظر تھیں تیری حوران بہشت
آج بھی مجھ کو ترے مقتل سے آتی ہے صدا
مجھ سے سیکھو سیکھنا چاہو جو آدابِ وفا
آہ کیا تاب و تبِ پرواز بال و پر میں تھی
روحِ آزادی ترے خاکستری پیکر میں تھی

عبدالمنان ناہید

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

ایں بیاباں کرد طے از یک قدم

اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں!

مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب 1853ء میں افغانستان کے ایک گاؤں سیّد گاہ جسے مقامی لہجے میں سگئے کہا جاتا ہے میں پیدا ہوئے۔ یہ گاؤں برلب دریائے شمل، صوبہ پکتیا علاقہ خوست میں واقع ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود سے عمر میں اٹھارہ سال چھوٹے تھے۔ درمیانے قد کے تھے، آپ کے والد ماجد کا نام محمد شریف تھا جو حضرت سید علی ہجویری کی اولاد میں سے ہیں جو داتا گنج بخش کے نام سے معروف ہیں۔

تحصیل علم کی خاطر آپ ہندوستان کے مختلف شہروں، امرتسر، لکھنو، دیوبند اور ضلع پشاور میں کئی سال قیام پذیر رہے۔ آپ عربی، فارسی، پشتو اور اردو جانتے تھے۔

اگرچہ آپ بہت بڑی جائیداد کے مالک تھے۔ جو 16000 ہزار کنال زرعی اراضی پر مشتمل تھی جس میں باغات اور پن چکیاں تھیں نیز ضلع بنوں میں بھی بہت سی زمین تھی۔ مگر آپ طبعاً دولت کمانے کو پسند نہیں فرماتے تھے آپ فرماتے تھے کہ یہ سب کچھ ورثہ میں ملا ہے لہٰذا رکھنا پڑتا ہے۔

آپ کے کئی ہزار شاگرد تھے، کابل میں آپ کی بہت عظمت تھی، دربار شاہی میں ممتاز منصب تھا، ملک بھر کے علماء کے آپ سردار سمجھے جاتے تھے۔ امیر عبدالرحمٰن کی وفات کے بعد جب امیر حبیب اللہ خان تخت پر بیٹھا تو آپ ہی نے اس کی دستار بندی کی رسم ادا کی تھی۔

قبول احمدیت

1894ء کے قریب اللہ تعالیٰ کی حکمت سے یوں اتفاق ہوا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو حضرت مسیح موعود کی بعض کتب کسی نے دیں، ان میں آئینہ کمالات اسلام بھی تھی، آپ نے جب ان کتب کا مطالعہ کیا تو فوراً دل میں ایمان لے آئے، حضور کی کتب اور حضور سے آپ کو بے پناہ محبت ہو گئی۔ 1897ء اور 1900ء کے درمیان کسی وقت آپ نے بذریعہ خط بیعت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب

1901ء میں آپ نے اپنے ایک شاگرد رشید حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو قادیان بھیجا کہ جا کر حضرت مسیح موعود سے ملاقات کریں، حضور کی صحبت میں کچھ عرصہ رہ کر وہاں کے حالات مشاہدہ کر کے واپس آ کر مطلع کریں۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب قادیان میں چند ماہ رہے، حضرت مسیح موعود کی مجالس میں باقاعدہ حاضر ہوتے رہے اور خوب خوب آسمانی معارف سے فائدہ اٹھایا۔ حضور کے ہاتھ پر بیعت سے مشرف ہوئے، حضور فرماتے ہیں کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے ایمان میں بہت ترقی کی یہاں تک کہ ان کا ایمان شہادت کا رنگ پکڑ گیا۔ حضرت مولوی صاحب کا نام انجام آتھم میں 313 رفقاء کی فہرست میں نمبر 111 پر درج ہے۔

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب چند ماہ بعد جب واپس افغانستان لوٹے، تو برملا دعوت الی اللہ شروع کر دی۔ اور خصوصیت کے ساتھ جہاد کے مسئلے پر جماعت احمدیہ کے موقف کا پرچار کیا کہ انگریزوں کے خلاف تلوار کا جہاد جائز نہیں کیونکہ یہ دین میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرتے، ہر شخص آزاد ہے کہ جو دین چاہے رکھے اور اس پر عمل کرے۔ آپ کی دعوت الی اللہ سے ملک میں ہلچل پڑ گئی اور امیر عبدالرحمٰن تک بات پہنچی جو کہ خود جہاد کے بارہ میں متشدد خیالات کا حامی تھا بلکہ اس نے اس موضوع پر ایک رسالہ بھی لکھا تھا۔ یہ بھی امیر کو بتایا گیا کہ مولوی صاحب قادیان جا کر ایک پنجابی کے ہاتھ پر بیعت کر آئے ہیں جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے نتیجۃً آپ کو حراست میں لے لیا گیا اور ان دونوں معاملات کی تحقیق کرائی گئی۔ تحقیق سے ثابت ہوا کہ واقعی آپ نے قادیان جا کر بیعت کی ہے اور انگریزوں کے خلاف اور مروجہ جہاد کے خلاف ہیں، چنانچہ آپ کو قید خانے میں دم گھونٹ کر مار دیا گیا۔ اس طرح آپ کو جماعت احمدیہ کے سب سے پہلے راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے کا شرف نصیب ہوا۔

20 جون 1901ء کو بروز جمعرات آپ نے خدا کی راہ میں جان قربان کی۔ اسی سال 10 ستمبر کو امیر عبدالرحمٰن پر فالج گرا، بہت علاج کیا گیا۔ مگر 13۔اکتوبر 1901ء کو امیر اس جہان سے رخصت ہوا۔ ظالم اور مظلوم دونوں کا نام عبدالرحمٰن تھا۔ امیر عبدالرحمٰن کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر حبیب اللہ تخت نشین ہوا، امیر کی دستار بندی کی رسم حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے ادا کی۔

قادیان آمد

1902ء میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کیلئے سفر حج کا مصمم ارادہ کیا۔ آپ کا ارادہ تھا کہ حج کے سفر میں پہلے قادیان جا کر حضرت مسیح موعود سے ملاقات کا شرف حاصل کروں گا۔ حضور کی صحبت میں کچھ عرصہ رہ کر آگے حج کیلئے روانہ ہو جاؤں گا۔ چنانچہ آپ نے امیر حبیب اللہ سے سفر حج کیلئے چھ ماہ کی رخصت حاصل کی۔ امیر نے بخوشی اجازت دی بلکہ دو اونٹ اور کچھ رقم بھی آپ کی خدمت میں پیش کی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب سفر حج پر روانہ ہونے کے بعد جب لاہور پہنچے تو ملک میں طاعون کی وجہ سے سفر میں کچھ مشکلات پیش آئیں۔ ان کا ارادہ رستے میں تھوڑا عرصہ قادیان ٹھہرنے کا بھی تھا، لہٰذا آپ قادیان کی طرف روانہ ہو گئے۔ 18 نومبر 1902ء کو آپ قادیان پہنچے۔ حضور سے ملاقات کی دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔ حضور سے ملاقات کے بعد اور حضور کی مجالس میں حاضر ہونے کی وجہ سے آپ کے علم روحانی اور عرفان میں بہت ترقی ہوئی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے ان کو اپنی پیروی میں اور اپنے دعویٰ کی تصدیق میں ایسا فنا پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کیلئے ممکن نہیں۔“

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ: 10)

حضور کے استفسار پر کہ کن دلائل سے آپ نے مجھے شناخت کیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے عرض کی کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی دنیا میں گمراہی پھیل جاتی ہے اور لوگ خدا سے دور، اور دنیا کے کیڑے ہو جاتے ہیں تو ضرور اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح کیلئے کسی کو مبعوث فرماتا ہے میں جب اپنے اردگرد لوگوں کی دینی اور اخلاقی حالت دیکھتا تو بشدت یہی دل میں آتا کہ اس زمانے میں ضرور خدا کی طرف سے کوئی تجدید دین کرنے والا کھڑا ہونا چاہئے۔ بلکہ اب تک ایسا مرد خدا آ چکا ہونا چاہئے۔ میں دیکھتا تھا کہ وقت تنگ ہو رہا ہے اور کوئی مبعوث نہیں ہو رہا۔ تب حضور کی کتب سے تسلی ہوئی۔

آپ کئی ماہ قادیان میں قیام پذیر رہے۔ حج کے ایام بھی گزر گئے۔ اگرچہ آپ کا ارادہ تو یہی تھا کہ قادیان میں کچھ عرصہ ٹھہرنے کے بعد آگے حج کیلئے روانہ ہو جاؤں گا۔ مگر قادیان پہنچ کر ان کی دنیا ہی بدل گئی۔ فرمایا کہ حج میں اگلے سال کر لوں گا۔ مگر تیرہ سو سال سے جس مسیح موعود کا انتظار پیش گوئی کے مطابق کر رہے تھے۔ اس کی صحبت کو چھوڑ کر جانا مناسب نہیں۔ معلوم نہیں پھر یہ بابرکت موقع ملے یا نہ ملے اور فرمایا کہ ”میں اس علم کا محتاج ہوں جس سے ایمان قوی ہو۔ اور علم، عمل پر مقدم ہے۔“ کئی ماہ قادیان رہنے کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود سے واپس وطن جانے کی اجازت چاہی۔ چنانچہ اجازت کے بعد آپ سوئے کابل روانہ ہوئے۔

واپسی کا سفر

جب آپ بارڈر پر پہنچے اور ابھی انگریزی عملداری ہی میں تھے کہ آپ نے مناسب سمجھا کہ امیر حبیب اللہ خان کو اپنی ساری سرگذشت کہ آپ سارا عرصہ قادیان ہی رہے اور حج پر نہ جا سکے وغیرہ بتا دیں۔ مگر آپ نے امیر کابل کو براہ راست لکھنے کی بجائے اپنے ایک شاگرد بریگیڈیئر محمد حسین کوتوال کو خط لکھنا مناسب خیال فرمایا۔ اس خط میں ساری بات لکھ کر کہا کہ امیر کے گوش گزار یہ سارے امور کر کے میرے کابل میں داخلے کی اجازت طلب کریں۔ بریگیڈیئر محمد حسین کوتوال کو جب یہ خط ملا تو پڑھ کر معاملے کی سنگینی کا خیال کر کے فوراً خط کو زانو کے نیچے چھپا لیا تا کہ کسی اور کو معلوم نہ ہو سکے۔ مگر کوتوال صاحب کا نائب فتنہ پرداز آدمی تھا۔ اس نے کسی طریق سے یہ خط حاصل کر کے امیر کو پیش کر دیا۔ امیر پڑھ کر غضبناک ہوا اور بریگیڈیئر محمد حسین کوتوال کو بلا کر پوچھا۔ مگر اس نے امیر کا غیظ و غضب دیکھ کر خط کا انکار کر دیا۔

ادھر حضرت صاحبزادہ صاحب نے جب اپنے خط کا جواب نہ پایا تو اسی مضمون پر مشتمل ایک اور خط بریگیڈیئر صاحب کو ارسال کر دیا۔ یہ خط ڈاک خانے کے افسر نے کھول لیا اور امیر حبیب اللہ خان کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اگرچہ امیر سخت غصے سے بھر گیا مگر اس نے سوچا کہ حکمت عملی سے صاحبزادہ صاحب کو کابل بلایا جائے۔ لہٰذا بہت نرم الفاظ میں جواب لکھوایا کہ ٹھیک ہے آنے کی اجازت ہے۔ بلکہ آ کر ہمیں بھی اس مدعی کی صداقت کے دلائل بتاؤ تا کہ اگر ہمیں درست معلوم ہوں تو ہم بھی ان کے مریدوں میں شامل ہو جائیں۔ یہ خط ملنے پر حضرت صاحبزادہ صاحب کابل کی طرف محو سفر ہو گئے۔ لیکن آپ کو اپنے راہ مولیٰ میں قربان ہونے کا اشارہ ہو چکا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ مجھے ہر وقت الہام ہوتا ہے کہ ”سربدہ، سربدہ“ یعنی راہ مولیٰ میں اپنا سر دے دے۔ نیز فرمایا کہ کابل کی زمین میرے خون کی محتاج ہے۔

کابل میں گرفتاری

جب آپ گھوڑے پر سوار کابل کے بازار سے گزر رہے تھے تو گورنمنٹ کے آٹھ سوار آپ کے پیچھے تھے۔ لوگوں میں عام مشہور تھا کہ صاحبزادہ صاحب کو امیر نے دھوکہ دے کر بلایا ہے۔ ان کے خوست پہنچنے سے پہلے ہی ان کی گرفتاری کے وارنٹ حاکم خوست کے نام آ چکے تھے۔ چنانچہ آپ کو گرفتار کر کے امیر کے سامنے پیش کیا گیا امیر بہت بری طرح پیش آیا بلکہ حکم دیا کہ انہیں مجھ سے دور کھڑا کرو کہ ان سے مجھے بو آتی ہے۔ پھر حکم صادر کیا کہ انہیں زنجیر غرغراب لگا کر قلعہ میں قید کر دو۔ زنجیر غرغراب کا وزن ایک من چوبیس سیر ہوتا ہے جو گردن سے کمر تک گھیر لیتی ہے ہتھکڑی بھی اس میں شامل ہے۔ علاوہ ازیں پاؤں میں آٹھ سیر وزنی بیڑی ڈال دی گئی۔

چار ماہ آپ اس تکلیف دہ قید میں رہے۔ اس عرصہ میں امیر کی طرف سے متعدد بار فہمائش ہوئی کہ قادیانی کی بیعت سے توبہ کرو تو رہا کر دیئے جاؤ گے۔ مگر آپ نے ہر دفعہ جواب دیا کہ میں حق کو شناخت کر کے اس کا انکار ہرگز نہیں کر سکتا۔ چاہے اس کے نتیجے میں میری اور میرے اہل و عیال کی بربادی ہو۔ کابل کے کسی امیر کا یہ طریق نہیں تھا کہ بار بار توبہ کا کہیں۔ مگر صاحبزادہ صاحب سے یہ رعایت غالباً اس لئے برتی

گئی کہ امیر حضرت صاحبزادہ صاحب کی معصومیت کا دل میں قائل تھا۔ مگر ملاں حضرات سے ڈرتا تھا جنہوں نے آپ کو کافر اور مرتد قرار دیا تھا۔

مباحثہ

چار ماہ بعد آپ کو عام کچہری میں حاضر کیا گیا۔ امیر نے ایک دفعہ پھر پرزور فہمائش کی کہ توبہ کر لیں تو معافی کے ساتھ آپ کے تمام عہدے بحال کر دیئے جائیں گے۔ اور ملک بھر میں آپ کی شان اور عزت ہو گی۔ آپ نے صاف انکار کر دیا مگر کہا کہ اس کا ایک حل یہ ہے کہ میرا مباحثہ علماء سے کرایا جائے۔ اگر میں دلائل میں جھوٹا نکلا تو مجھے سزا دی جائے۔

امیر نے یہ تجویز پسند کی۔ چنانچہ مسجد شاہی میں یہ مباحثہ ہوا۔ ایک طرف خان ملا خان اور آٹھ دیگر مفتی تھے اور دوسری طرف حضرت صاحبزادہ صاحب۔ ثالث ایک پنجابی ڈاکٹر عبدالغنی کو مقرر کیا گیا۔ جو جلال پور جٹاں ضلع گجرات کا تھا اور احمدیت کا شدید معاند۔ صبح سات بجے سے تین بجے سہ پہر تک تحریری مباحثہ جاری رہا۔ بہت سے حاضرین مباحثہ سننے کیلئے موجود تھے۔ مگر مباحثہ کا کوئی پرچہ پڑھ کر نہ سنایا گیا۔ بلکہ جب عصر کا آخری وقت ہوا تو کفر کا فتویٰ صادر کر دیا گیا۔ اور امیر کو بغیر تحریری مباحثہ کے کاغذات ارسال کرنے کے اطلاع دے دی گئی کہ یہ کافر ہے اور امیر نے بھی بغیر کاغذات مباحثہ طلب کئے فتویٰ پر صاد کیا اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو پا بازنجیر ہونے کی حالت میں قید خانہ بھجوا دیا گیا۔

سنگساری

اگلے روز 14 جولائی 1903ء کو صبح پھر آپ کو دربار میں حاضر کیا گیا۔ پھر توبہ کی پیشکش کی گئی۔ مگر آپ نے صاف انکار فرمایا۔ اس پر امیر نے کاغذ پر فتویٰ لکھا اور سنگسار کئے جانے کی سزا لکھی اور یہ فتویٰ آپ کے گلے میں لٹکا دیا گیا جس طرح کہ قربانی کے برّے کے گلے میں گانی لٹکا دی جاتی ہے جو اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ یہ خدا کیلئے ذبح کر کے قربان کر دیا جائے گا۔ امیر کے حکم سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی ناک میں دردناک طور پر چھید کر کے رسی ڈالی گئی اور کھینچ کر آپ کو سوئے مقتل لے جایا گیا۔ ساتھ ایک انبوہ کثیر لوگوں کا تھا جو آپ پر گالیوں، طعنوں اور لعنتوں کی بوچھاڑ کرتا جا رہا تھا۔ امیر بھی اپنے مصاحبوں، قاضیوں اور مفتیوں اور دیگر اہلکاروں کے ساتھ یہ دل خراش نظارہ کرنے مقتل تک پہنچا۔

مقتل میں پہنچ کر حضرت صاحبزادہ صاحب کو زمین میں کمر تک گاڑ دیا گیا۔ اب پھر آخری بار امیر آپ کے پاس گیا اور احمدیت سے توبہ کی فہمائش کی اور کہا کہ اپنی جان اور اپنے اہل وعیال پر رحم کرو۔ مگر آپ نے حق کی خاطر جان قربان کر دینے کو ترجیح دی۔ اس پر امیر نے اپنے قاضی کو حکم دیا کہ پہلا پتھر چلاؤ۔ اس نے کہا کہ آپ بادشاہ ہیں، آپ چلائیں۔ مگر امیر نے کہا کہ شریعت کے بادشاہ تم ہو اور فتویٰ بھی تمہارا ہے۔ میرا اس میں کوئی دخل نہیں۔ تب قاضی نے زور سے پتھر چلایا۔ جس کی ضرب سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی گردن جھک گئی۔ پھر امیر نے پتھر چلایا۔ اس کے بعد کیا تھا حاضرین سے ہر ایک نے پتھروں کی بارش آپ پر کر دی۔ یہاں تک کہ آپ کا پورا جسم پتھروں کے نیچے چھپ گیا اور ایک بہت بڑا کوٹھا پتھروں کا سر پر جمع ہو گیا۔ آسمان اور زمین نے اس ظلم عظیم کا نظارہ کیا۔ اس کے بعد سب وہاں سے رخصت ہوئے۔ جاتے ہوئے امیر نے کہا کہ یہ کہتا تھا کہ چھ روز بعد زندہ ہو جائے گا۔ لہٰذا یہاں چھ روز تک پہرہ رہنا چاہئے۔

یہ خبر اخبار وطن کی 28؍اگست 1903ء کی اشاعت میں شائع ہوئی۔ حضرت مسیح موعود نے یہ سارا واقعہ تذکرۃ الشہادتین میں درج کرنے کے بعد لکھا۔

''اے عبداللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی ہی میں اپنے صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے، میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔''
(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد)

آپ نے بہت پہلے اپنے ایک شاگرد احمد نور کابلی صاحب کو وصیت کر دی تھی کہ میری وفات کی خبر حضرت مسیح موعود کو ضرور کر دینا۔

نعش مبارک

سنگساری کے چالیس دن بعد احمد نور کابلی صاحب اپنے چند ساتھیوں کو لے کر رات کے اندھیرے میں مقتل میں پہنچے اور بہت محنت اور جانفشانی سے پتھروں کو ہٹایا اور نعش مبارک کو تابوت میں رکھا۔ 40 دن بعد بھی کسی قسم کی بو کا آپ کے جسد مبارک میں شائبہ تک نہ تھا۔ بلکہ کستوری کی خوشبو آ رہی تھی۔ ان دنوں پہرے وغیرہ کا خطرہ تھا لہٰذا کمال احتیاط سے یہ سارا کام کیا گیا۔ اس دوران پچاس پہرے دار بھی اس طرف آئے مگر ان کے آنے سے قبل احمد نور کابلی صاحب نے کشفی آنکھ سے انہیں دیکھ لیا تھا لہٰذا وہ اپنے ساتھیوں سمیت چھپ گئے۔ کچھ دیر بعد فی الواقع پچاس پہرے دار آئے اور اندھیرے میں ادھر ادھر دیکھ کر چلے گئے۔

آپ کی نعش مبارک کو پہاڑی بالائی سار کی دوسری جانب واقع قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ مگر تھوڑے عرصے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کے ایک شاگرد میرو نے (جو بزرگ صاحب کابلی کے بھائی تھے) نعش مبارک کو وہاں سے نکال کر آپ کے آبائی گاؤں سیّدگاہ میں دفن کر دیا۔ مگر قبر نمایاں نہ کی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد زیدہ ضلع پشاور کے ایک احمدی عجب خاں نے قبر پر پختہ روضہ تعمیر کرا دیا اور یہ روضہ مرجع خلائق بن گیا۔ اس پر حاکم خوست نے سردار نصراللہ خان نائب السلطنت جو کہ امیر حبیب اللہ خان کا بھائی تھا اطلاع دی۔ جس پر جنوری 1910ء میں آپ کا تابوت راتوں رات چپکے سے نکال کر کسی نامعلوم جگہ جا کر دفن کر دیا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ دریا برد کر دیا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کے اہل وعیال پر بھی شدید مظالم ڈھائے گئے۔ آپ کی اہلیہ شاہجہان بی بی صاحبہ اور پانچ چھوٹے بچوں نے عظیم صبر کا نمونہ دکھایا۔ آپ کو کہا جاتا کہ حضرت مسیح موعود کو گالیاں دیں۔ لیکن آپ کی اہلیہ صاحبہ نے فرمایا کہ چاہے مجھے اور میرے تمام بچوں کو قتل کر دیا جائے مگر میں اپنے عقیدے سے سرمو انحراف نہیں کر سکتی۔ یہ خاندان 23 سال مختلف تکالیف برداشت کرنے کے بعد چھپ چھپا کر 2 فروری 1926ء کو بنوں آ گیا۔ جہاں حضرت صاحبزادہ صاحب کی بہت سی زمین تھی۔

ظلم کی پاداش

اب صرف ظلم کی پاداش باقی تھی۔ خدا نے چن چن کر ایک ایک ظالم کو سزا دی جس کا خلاصہ یہ ہے۔

(1) 14 جولائی 1903ء کو حضرت صاحبزادہ صاحب نے جان کی قربانی پیش کی۔ اس سے اگلے روز 15 جولائی کو ملک میں خطرناک قسم کا ہیضہ پھوٹا جس سے کثرت سے معاندین لقمہ اجل بنے۔ سردار نصراللہ خان کی بیوی اور اس کا جوان لڑکا بھی ہیضہ کا شکار ہو کر اس جہاں سے رخصت ہوا۔

(2) فتنے کا سرغنہ ڈاکٹر عبدالغنی نمک حرامی کے جرم میں گیارہ سال کیلئے جیل میں ڈال دیا گیا۔ اس عرصے میں اس کی بیوی لنڈی کوتل میں مر گئی اور نوجوان بیٹا دن دہاڑے قتل ہوا۔ گیارہ سال بعد جیل سے نکلنے پر ملک بدر کر دیا گیا۔

(3) مولوی نجف علی کو ایک کتاب کی تالیف پر کافر قرار دے کر سنگساری کی سزا سنائی گئی۔ مگر سفیر برطانیہ کی مداخلت سے اسے ملک سے نکال دیا گیا۔

(4) فتویٰ دینے والا قاضی عبدالرزاق ایک جرم میں ماخوذ ہوا۔ عہدہ چھین لیا گیا اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ بھی کیا گیا۔ اس سزا کے بعد وہ کابل سے ایسا غائب ہوا کہ اس کا کچھ پتہ نہیں لگا کہ کہاں گیا۔ اس کا لڑکا اور اس کا جانشین قاضی عبدالواسع 1929ء میں بے رحمی سے ہلاک کر دیئے گئے۔

(5) سردار نصراللہ خان نائب السلطنت جس نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو پابجولاں کیا تھا۔ اسے بھی یہی سزا ملی اور پابجولاں کر کے قید خانہ میں ڈال دیا گیا۔ وہاں اس کا دماغ مختل ہو گیا اور گلا گھونٹ کر اسے مار دیا گیا۔ قبر بھی معدوم کر دی گئی۔ اس کا لڑکا قتل کر دیا گیا۔ اس کی لڑکی سے امیر امان اللہ نے خفیہ نکاح کر لیا۔ مگر معزول ہونے پر اسے طلاق دے دی۔

(6) امیر حبیب اللہ خان کو کسی نامعلوم شخص نے اس کے کان میں پستول رکھ کر اس کی کھوپڑی اڑا دی۔ یہ واقعہ 20 فروری 1919ء کو ہوا۔ اس کا جوان لڑکا سردار حیات اللہ خان تختہ دار پر لٹکا کر مار دیا گیا۔

(7) 1929ء میں بچہ سقہ نے اس خاندان کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ اس وقت امیر امان اللہ جان بچا کر اٹلی بھاگ گیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود کا انذار وتبشیر

حضرت مسیح موعود تذکرۃ الشہادتین میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے واقعہ ہائلہ کا ذکر کر کے تحریر فرماتے ہیں:۔

''ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا کہ ایسے معصوم شخص کی کمال بے دردی سے قتل کر کے اپنے تئیں تباہ کر لیا۔ اے کابل کی زمین! تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے۔'' (صفحہ 74)

جماعت احمدیہ کے سب سے پہلے دو بزرگوں کی جان کی قربانی کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کو اس واقعہ سے تیئس برس قبل اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ ......یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور پھر جو بھی زمین پر ہو گا فنا ہو جائے گا۔ یعنی ان دو معصوموں کے قتل کے بعد اس ملک پر تباہی ڈیرے ڈال دے گی۔

بکری کے دودھ اور گوشت سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے آٹھ گھنٹے کے مباحثہ میں روحانی دودھ ان لوگوں کو دیا مگر انہوں نے ردّ کر دیا، اس پر اپنی قربانی بھی پیش کر دی۔

حضرت مسیح موعود نے یہ جو لکھا ہے کہ ''جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے، میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے'' اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور کو کشفی حالت میں بتایا کہ فکر کی بات نہیں تیرے بعد بھی قربانیاں کرنے والوں کی تیری جماعت میں کمی نہ ہو گی۔ تذکرۃ الشہادتین میں حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

''کشفی حالت میں واقعہ شہادت مولوی صاحب موصوف کے قریب دیکھا کہ ہمارے باغ سے ایک بلند وشاخ سرو کی کاٹی گئی۔ اور میں نے کہا کہ اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کرو تا وہ بڑھے اور پھولے۔ سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ ان کے بہت سے قائم مقام پیدا کرے گا۔ سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس کشف کی تعبیر ظاہر ہو جائے گی۔'' (تذکرہ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد)

چنانچہ اب تک دوصد سے زائد احمدی خدا کی راہ میں جان کی قربانی پیش کر چکے ہیں۔

جماعتی لٹریچر میں حضرت صاحبزادہ صاحب کا یوم قربانی 14 جولائی 1903ء بروز شنبہ یعنی سوموار مذکور ہے۔ خاکسار نے 1903ء کا کیلنڈر دیکھا تو معلوم ہوا کہ 14 جولائی 1903ء کو منگل کا دن تھا۔ اس پر تذکرۃ الشہادتین کا پہلا ایڈیشن دیکھا تو وہاں شنبہ یعنی ہفتہ کا دن تحریر تھا۔ حضرت مسیح موعود کا قلمی نسخہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ خاکسار کا خیال ہے کہ پہلے ایڈیشن میں مذکورہ الفاظ ''صبح روز شنبہ کو''، قلمی نسخے میں شاید یوں ہوں ''صبح سہ شنبہ کو'' یعنی ''صبح منگل کو'' مگر شکستہ لکھائی کی وجہ سے 'سہ' کو کاتب نے 'روز' پڑھ کر لکھ دیا۔ واللہ اعلم بالصواب مگر اس سے نفس مضمون پر کسی قسم کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ فروگذاشت کوئی دینی مسئلہ نہیں۔ خلاصہ یہ کہ 14 جولائی 1903ء کو منگل کا دن تھا۔

☆......☆......☆

افغانستان طرز زندگی۔ میل جول۔ کھانا پینا اور آبادی

مکرم مسعود ظفر صاحب

(قسط دوم آخر)

تفریحات

بُزکشی:

افغانستان کی قومی کھیل بزکشی ہے جس میں گھوڑ سواروں کی دو ٹیمیں جن کو چاپان دوز کہتے ہیں مقابلہ میں شریک ہوتی ہیں۔ ایک بھیڑ یا بچھڑا کا سر بریدہ دھڑ ایک بہت بڑے میدان کے وسط میں ایک دائرہ کے اندر رکھ دیا جاتا ہے اور اس مرکز کے چاروں طرف حدود مقرر کی جاتی ہیں۔ مقابلہ یہ ہوتا ہے کہ دونوں ٹیمیں سر بریدہ بھیڑ یا بچھڑے کو اٹھا کر بیرونی حدود تک لے جائے اور اسے دوبارہ واپس مرکز کے دائرہ میں پہنچا دے۔ اس کھیل کے دوران چھینا جھپٹی اور بھاگ دوڑ اور خطرناک طور پر گھوڑے سے جھکنا اور سواری کرنا ایک جنگ کا سا سامان پیدا کرتا ہے۔ کناروں پر کھڑے ہوئے ڈھول اور سرنائی بجانے والے ایک خون گرما دینے والی دھن بجاتے اور ڈھول پیٹتے ہیں جس سے تماشائی ایک جوش اور ولولہ کی کیفیت محسوس کرتے ہیں۔ کھیل کے دوران خطرناک اور بعض دفعہ مہلک واقعات بھی پیش آتے ہیں جس کھلاڑی گھوڑ سوار کے پاس بچھڑا ہوتا ہے وہ مقابل کے کھلاڑی گھوڑ سواروں کے ہر قسم کے حربوں کا شکار ہوتا ہے جس میں ٹکرانا، دھکا دینا اور یک لخت رکاوٹ پیدا کرنا وغیرہ شامل ہیں اس طرح بعض اوقات اموات بھی ہو جاتی ہیں مگر قومی کھیل اس قدر خون گرما دینے والا ہے کہ ہر قسم کے خطرات کے باوجود افغانستان کے لوگ اسے پسند کرتے ہیں۔ دراصل یہ کھیل دریائے ایمو کے پار سے آیا جہاں پر چنگیز خان اور ہلاکو خان کی افواج کے گھوڑ سوار منگول آ کر آباد ہوئے تھے اور انہوں نے اپنی روایات اور آزاد فطرت کو قائم رکھا۔ ملکوں کی بدلتی ہوئی سرحدوں اور زمانہ کی تیز روؤں نے ان لوگوں کو جو ترکمان بھی کہلاتے ہیں۔ دریائے ایمو کے جنوب میں افغانستان کے اندر آنے پر مجبور کیا وہ لوگ اپنی تہذیب وثقافت اور روایات بھی ساتھ لائے مگر بزکشی کا کھیل افغان جنگ پسند طبیعتوں کو بہت پسند آیا۔ اس کھیل کو ملکی اور قومی تہواروں مثلاً یوم آزادی جسے وہ جشن آزادی کہتے ہیں اور عیدین وغیرہ اور نوروز وغیرہ میں بھی کھیلا جاتا ہے۔ اور جیتنے والی ٹیم کو انعام واکرام دیا جاتا ہے۔ جس میں سونے کے سکے بھی شامل ہیں۔ بُزکشی خون کو گرمانے والا کھیل ہے جو ایک اعلیٰ درجہ کی گھوڑ سواری کی مہارت کا مطالبہ کرتی ہے۔

دوسرے کھیلوں میں فٹ بال بھی ہے اور بڑے شوق سے کھیلا اور دیکھا جاتا ہے۔ والی بال اور کشتی بھی پسندیدہ کھیل ہیں۔ افغان معاشرے میں ٹیلی ویژن کا بہت کم استعمال ہوتا ہے اور ریڈیو کا بھی ایک مخصوص کردار ہے۔ افغان پورٹیبل ریڈیو ضرور اپنے ساتھ رکھتے ہیں تاکہ خبروں سے آگاہ رہیں اور موسیقی سے لطف اندوز ہوں۔

اکثر تفریح اور مشاغل کی تقریبات شام کو ہوتی ہیں اور اکثر تفریحی تقریبات ایک پرائیویٹ یا ایک خاندانی تقریب ہوتی ہے جس میں غیر شامل نہیں ہوتے اور ان محافل اور مجلسوں میں گیت قصے اور گانے طربیہ ڈھول اور موسیقی کے ساتھ سنائے جاتے ہیں اور اکثر گانے اپنے خاندان کے کارناموں اور اپنے آباؤ اجداد کی تعریفوں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اور یوں یہ روایات نسل در نسل چلتی رہتی ہیں۔ موسیقی کے آلات میں ڈھول اور سرنائی بہت مشہور ہے۔

قومی تعطیلات اور تقریبات

افغانستان میں سیکولر تعطیلات میں مندرجہ ذیل دن بطور یادگار منائے جاتے ہیں۔

1۔ مسلمان ممالک کی فتح کا دن 28 اپریل

2۔ یادگار دن (ریممبرنس ڈے) 4 مئی

3۔ جشن آزادی افغانستان 18/ اگست (برطانوی کنٹرول سے آزادی کا دن)

جشن آزادی کی تقریبات ایک ہفتہ تک جاری رہتی ہیں۔ اس میں فوجی پریڈ، قومی اور ملی ترانے اور موسیقی اور ناچ گانا، کھیلیں اور لیڈروں کی تقاریر شامل ہوتی ہیں۔ ماضی میں خاص تقریبات کابل میں ہوا کرتی تھیں۔ جشن آزادی کی تعطیلات اکثر سربراہان کے لئے اپنی بڑی بڑی پالیسیوں کے اعلان کا موقعہ ہوا کرتا تھا۔

اسلامی تعطیلات جو کہ زیادہ اہم ہیں قمری کیلنڈر اور تاریخوں کے حساب سے منائی جاتی ہیں اس وجہ سے یہ سال میں مختلف تاریخوں میں آتی ہیں اور تاریخ بدلتی رہتی ہے۔

رمضان روزہ کا مہینہ ہے۔ پورا مہینہ سحری سے افطار تک لوگ کچھ نہیں کھاتے پیتے اور تمباکو وغیرہ کے استعمال کی بھی ممانعت ہوتی ہے اور افغانی اس پر سختی سے کاربند ہوتے ہیں۔ رمضان شروع ہونے پر عام تعطیل ہوتی ہے۔ روزہ افطار کے لئے غروب آفتاب کے بعد خاندان، دوست احباب اپنی اپنی جگہ مل کر بیٹھتے ہیں اور کھانا کھاتے ہیں۔ رمضان کے آخر پر چاند دیکھ کر تین روز عید الفطر منائی جاتی ہے۔ ''عید الاضحیہ'' ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو منائی جاتی ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کھانے وغیرہ پکائے کھائے جاتے ہیں۔

''نوروز'' بہار کے موسم کا پہلا دن ہوتا ہے اور یہ تقریباً 21 مارچ کو منایا جاتا ہے۔ افغانستان میں اسے کسانوں کا دن بھی کہتے ہیں۔ کسان اپنے مویشی خاص طور پر گائے بیل وغیرہ سجاتے ہیں اور زرعی میلے منعقد کئے جاتے ہیں جہاں افزائش حیوانات کو برقرار رکھنے کے لئے جانوروں کے مقابلے کرائے جاتے ہیں اور سب سے اچھے اور مضبوط جانور کو اول آنے پر اس کے مالک کو انعام وغیرہ دیا جاتا ہے۔

ایک کہاوت افغانیوں میں مشہور ہے کہ ایک بدصورت بوڑھی عورت جسے ''عجوزک'' کہا جاتا ہے اس موقعہ پر زمین پر گھومتی ہے۔ اگر بارش ہو جائے تو کہتے ہیں کہ عجوزک نے اپنے سر کے بال دھوئے ہیں۔

نوروز پر بُزکشی کا کھیل بھی کھیلا جاتا ہے۔ سینکڑوں گھوڑ سوار اس موقعہ پر اس کھیل کے لئے آتے ہیں۔ اس تہوار پر کھانے اور دعوتیں بھی ہوتی ہیں۔ نئے سال کی خوشی میں ایک خاص کھانا پکایا جاتا ہے جسے ''سمانک'' کہتے ہیں اور اس میں آٹا و چینی اور ہفت میوہ (یعنی سات قسم کے میوہ جات) استعمال ہوتا ہے۔

صحت اور ویلفیئر

میڈیکل سروسز انتہائی طور پر محدود ہیں 1989ء میں افغانستان میں 6690 افراد کے لئے صرف ایک ڈاکٹر تھا جو کہ اب کم ہو کر اور بھی کم ہو گیا ہے۔ ہسپتال صرف چند شہروں میں پائے جاتے ہیں۔ اور وہ بھی سامان اور آلات سے محروم ہیں۔ صحت کی زیادہ تر سہولیات انٹرنیشنل ایڈ کے ذریعہ ملتی ہے۔ دیہاتی علاقے مکمل طور پر جدید طبی سہولت سے محروم ہیں۔ بچوں کی اموات کی شرح 13.8 فیصد ہے اور اوسط عمر 47.8 سال ہے۔ پینے کا پانی بھی محفوظ اور صاف نہیں ہے۔ اور اکثر بہت سی امراض وباء کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔

افغانستان میں ہاتھ پاؤں سے معذور افراد کی تعداد شرح کے لحاظ سے دنیا بھر سے زیادہ ہے۔ بے شمار لوگ جنگوں اور بمباری کی وجہ سے معذور ہو گئے ہیں۔ منشیات کے استعمال میں بھی افغانستان بہت سے ممالک سے آگے ہے۔ جو ہیروئن، حشیش اور افیون استعمال کرتے ہیں۔

ٹوپوگرافی

افغانستان مجموعی طور پر ایک پہاڑی علاقہ ہے۔ پورے ملک کے تین چوتھائی حصہ پر پہاڑی سلسلے ہیں اور شمال میں کئی دریا اور وادیاں ہیں اور ہموار علاقہ ہے اور جنوب میں صحرا بھی ہیں جو کہ ایران تک چلے گئے ہیں۔ سب سے بڑا پہاڑی سلسلہ کوہ ہندوکش ہے جو کہ کوہ ہمالیہ کی ہی ایک شاخ ہے۔ ہندوکش کی مزید کئی شاخیں ہیں یہ سلسلہ کوہ ایک ہزار کلومیٹر تک چلا گیا ہے جو شمال مشرق میں پامیر کی چوٹیوں سے جنوب مغرب میں ایران کے بارڈر تک جاتا ہے۔ ہندوکش کی اوسط بلندی 4270 میٹر ہے۔ مگر چند چوٹیاں 7620 میٹر تک بلند ہیں۔ اور سب سے بلند چوٹی Tirichmir ترچ میر کی ہے جس کی بلندی 7690 میٹر ہے۔ ہندوکش کی شمالی ترائی (ڈھلوان) میں ترکستان کے میدان دریائے ایمو تک پھیلے ہوئے ہیں جو کہ افغانستان کا شمالی بارڈر ہے۔ ہندوکش ہزارہ جات تک پھیل کر صحرا میں ہموار ہو جاتا ہے۔ اس علاقہ کو ریگستان کہتے ہیں اور دشت لوط کا ایک حصہ بھی ہے۔

افغانستان میں پہاڑی سلسلے شمال مشرق سے جنوب مغرب کی طرف کچھ اس طرح پھیلے ہوتے ہیں کہ جیسے دیواریں یا قدرتی فصیلیں ہیں۔ ان سلسلوں کے درمیان قدرتی طور پر کچھ درے بنے ہوئے ہیں۔ ایک زمانہ تک یہ پہاڑ ناقابل عبور تھے مگر آہستہ آہستہ انسان نے ان پہاڑوں کو سر کر لیا اور پھر چند قدرتی راستے یعنی درے دریافت کر لئے۔ افغانستان کے ہندوکش میں سب سے مشہور درہ کا نام درہ خیبر ہے۔ یہ درہ انسان کی تہذیب اور ارتقاء میں اہم مقام رکھتا ہے۔ اس کے ذریعہ مغربی ممالک اور وسطی ایشیائی ممالک کا برصغیر ہندوستان کے ساتھ رابطہ قائم ہوا اور پھر کئی سلطان اور امیر اس درہ سے گزر کر ہندوستان پر قابض ہوئے اور یوں مختلف تہذیبوں کا امتزاج عمل میں آیا۔ انہی دروں نے ترکی یونانی اور عربی اقوام کو چین سے ملانے کا بھی کام کیا۔

دریا

افغانستان میں پانی کا انحصار چار بڑے دریاؤں پر ہے۔ Oxus یا دریائے ایمو تاجکستان کے بارڈر پر ہے اور مشرق سے مغرب کی طرف بہتا ہوا۔ Aral Sea میں جا گرتا ہے مگر آجکل ارال سی میں پہنچنے سے پہلے نہروں کے ذریعہ کھیتوں تک پہنچ جاتا ہے۔ دوسرا دریا دریائے کابل ہے یہ دریا کابل شہر میں سے گزرتا ہے اور پاکستان میں دریائے سندھ میں جا ملتا ہے۔ تیسرا دریا دریائے ہلمند ہے۔ یہ افغانستان کا دوسرے نمبر پر سب سے لمبا دریا ہے اور غزنی قلات، قندھار کی طرف بہتا ہے۔ اس دریا پر ڈیم بنا کر بجلی بھی پیدا کی جاتی ہے۔ اور مغرب میں دریائے ہری رود Harirud ہے جو ایران کے اندر تک جاتا ہے مگر عام طور پر افغانستان کے اندر ہی اس کا پانی خشک ہو جاتا ہے۔ دریائے کابل کے علاوہ کوئی بھی دریا ملک کی سرحد پار نہیں کرتا بلکہ ملک کے اندر جھیلوں یا دلدلوں میں ختم ہو جاتا ہے۔

''جنوبی مشرقی علاقہ خوست میں بھی چھوٹے دریاؤں کے سلسلے ہیں۔ خاص طور پر خوست کے قریب سے دریائے شمل بہتا ہے اور خوست شہر سے چند کلومیٹر پر سیدگاہ ہے جو دریائے شمل کے جنوبی کنارہ پر واقع ہے۔ خوست سے جانب مشرق کئی ندیوں اور برساتی

دریا آکر ملتے ہیں اور ایک دریا کی شکل اختیار کرتے ہیں جس کا نام دریائے کیتو ہے۔ یہ دریا زرہ خیل سے پاکستانی سرحد میں داخل ہوتا ہے اور دریائے کرم میں جاملتا ہے۔ جو بنوں سے ہوتا ہوا حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی جائیداد زرعی اراضی سرائے نورنگ کو سیراب کرتا ہوا دریائے سندھ میں عیسیٰ خیل اور کنڈل کے درمیان جاملتا ہے۔ دریائے شمل اور پھر دریائے کیتو کے کنارے کنارے بنوں جانے کے لئے پیدل راستہ بھی ہے۔ کرم دریا پیر سرائے سے درہ خرلاچی پر پاکستان میں داخل ہوتا ہے۔

سیدگاہ کا موجودہ نام صاحبزادگان ہے۔ اسی طرح حضرت صاحبزادہ صاحب کی زرعی اراضی علاقہ بنوں کا نام بھی صاحبزادہ خوست ہے جو ایک ریلوے سٹیشن بھی ہے۔ اور بنوں سے براستہ لکی عیسیٰ خیل کالا باغ تک ٹرین سروس سے ملا ہوا ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کے خاندان کے جلاوطنی کے ایام جس مقام پر کٹے اس کا نام بھی صاحبزادگان ہے اور اس مقام پر اگر نماز کے لئے قبلہ رخ کھڑے ہوں تو بلخ کا شہر بالکل سامنے نظر آتا ہے۔ یہاں پر برساتی ندیوں اور چھوٹے دریاؤں کا ایک سلسلہ ہے اور خاص طور پر نہر ہڈہ کا علاقہ بھی یہیں ہے۔ جس کا ذکر روایات میں آیا ہے۔"

موسم

افغانستان کا موسم ہر علاقہ کی سطح سمندر سے بلندی اور جیوگرافک لوکیشن کے اعتبار سے مختلف ہے۔ مثال کے طور پر کابل 1795 میٹر کی بلندی پر ہونے کی وجہ سے سردیوں میں سخت سرد اور گرمیوں میں خوشگوار گرمی ہوتی ہے۔ جلال آباد 550 میٹر کی بلندی پر ہونے کی وجہ سے یہاں پر سب ٹراپیکل موسم ہوتا ہے۔ قندھار 1006 میٹر کی بلندی پر ہے اس لئے سال بھر موسم نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ سرد ہوتا ہے۔

مجموعی طور پر دن کا درجہ حرارت صبح کے وقت صفر درجہ سنٹی گریڈ سے لے کر 38 درجہ سنٹی گریڈ ہوتا ہے گرمیوں میں بعض جگہ پر 49 ڈگری بھی ہوتا جاتا ہے۔ موسم سرما میں اوسط درجہ حرارت 9 ڈگری سینٹی گریڈ عام طور پر رہتا ہے اور 1980 میٹر بلندی پر موسم صفر سے نو ڈگری۔

افغانستان نسبتاً ایک خشک ملک ہے۔ اوسط سالانہ بارش 300 ملی میٹر ہے۔ بارش زیادہ تر اکتوبر اور اپریل کے درمیان ہوتی ہے۔

صحراؤں میں یعنی ریگستان کے علاقہ میں ریت کے طوفان بھی چلتے ہیں۔ بارشوں کی کمی اور خاص موسموں کی وجہ سے افغان عوام کی زندگی پر خاص اثرات پڑتے ہیں۔ خانہ بدوش قبائل دراصل اسی موسم کی وجہ سے وجود میں آئے ہیں جو اپنے اور اپنے جانوروں کی خوراک کی تلاش میں چراگاہ سے چراگاہ تک سفر کرتے رہتے ہیں۔ موسم سرما میں یہ لوگ میدانی علاقوں کا رخ کرتے ہیں جبکہ موسم گرما میں یہ لوگ پہاڑی علاقوں میں جہاں ندی نالے ہوں چلے جاتے ہیں۔

محترم شیخ عبدالقادر صاحب

تاریخ افاغنہ کا ایک گم شدہ ورق

افغانستان میں عبرانی کتبات کا انکشاف

حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد ارض کنعان میں بنی اسرائیل دو حصوں میں بٹ گئے۔ شمالی سلطنت کا نام اسرائیل اور اس کا دارالحکومت سامریہ تھا۔ جنوبی حصہ یہودیہ کہلایا اور اس کا مرکز یروشلم بنا۔

ساتویں صدی قبل مسیح میں آشوری حکمران طوفان خاک و خون بن کر مشرق وسطیٰ کی آبادیوں پر مسلط تھے۔ بنی اسرائیل کا اتحاد پارہ پارہ ہو چکا تھا۔ آشوری ان کی کمزوری کو بھانپ چکے تھے۔ وہ بلائے ناگہانی بن کر ان پر ٹوٹ پڑے۔ شمالی سلطنت کا دارالحکومت سامریہ مفتوح ہوا۔ یہاں کی آبادی عراق میں منتقل کردی گئی۔ اس کے بدلے میں عراقی قبائل سامریہ میں لاکر بسا دیئے گئے۔

اس حادثہ عظیم کے 136 سال بعد بخت نصر کی افواج قاہرہ نے جنوبی سلطنت کو روند ڈالا۔ یروشلم میں ہیکل سلیمانی کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ یہودیہ کا شیرازہ منتشر ہوگیا۔ یہاں کی آبادی بھی عراق میں منتقل کردی گئی۔ اس طرح بنی اسرائیل کے بارہ فرقے جلاوطن ہوگئے۔

اس مہاجرت کے ستر سال بعد فارس و ماد کے شہنشاہ خورس (ذوالقرنین) نے بنی اسرائیل کو اجازت دی کہ وہ اپنے وطن میں واپس جاکر بس سکتے ہیں۔ لیکن صرف دو فرقے واپس گئے۔ بنی اسرائیل کے اسباط عشرہ، عراق، ایران اور خراسان میں آباد ہوگئے اور مرور زمانہ کے ساتھ تاریخ کے دھندلکوں میں گم ہوگئے۔

صدیوں سے بنی اسرائیل کے دس گمشدہ فرقوں کی تلاش جاری ہے۔ بعض افغان قبائل مدعی ہیں اس امر کے کہ وہ بنی اسرائیل کی اولاد ہیں۔ قوم افاغنہ کی روایت قدیم ہمیں بتاتی ہے کہ بنی اسرائیل یہاں آباد ہوئے تھے اور افغان قبائل کا ایک حصہ بنی اسرائیل کی ذریت ہے۔

دور قدیم کی کوئی بھی تاریخ افغانستان اٹھا کر دیکھ لیجئے پہلے باب میں ہی آپ کو بنی اسرائیل کے یہاں آباد ہونے کا ذکر مل جائے گا۔ یہ وہ اہل کتاب ہیں جو کہ اسلام میں مدغم ہوکر ملت اسلامیہ کا جزولاینفک بن گئے۔

بیسویں صدی کے وسط تک یہ محض دعویٰ تھا۔ تاریخی حقائق مخفی تھے۔ اس کے بعد افغان قبائل کے اس دعویٰ کی تائید میں تاریخی شواہد ملنا شروع ہوگئے۔ تاریخ کے دھندلکے چھٹتے گئے اور آج ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اسلام سے پہلے بنی اسرائیل کا یہاں دور دورہ رہا ہے۔ اس کا درخشندہ ثبوت 24 عبرانی کتبات ہیں جو کہ کابل اور علاقہ غورستان سے دستیاب ہوئے ہیں۔

عہد وسطیٰ کے عبرانی لٹریچر میں مسلسل ہمیں یہ ذکر ملتا ہے کہ خراسان میں یہودیوں کی بستیاں موجود ہیں۔ اس عہد کے خراسان میں مشرقی ایران، افغانستان اور ترکستان شامل تھے۔ ان بستیوں کو عبرانی زبان میں "مدینوۃ خراساں" کہا جاتا ہے۔ یعنی خراسان کی یہودی آبادیاں۔ مسلم مؤرخین وجغرافیین کے لٹریچر میں مزید تفصیل ملتی ہے کہ یہ آبادیاں کن کن شہروں میں تھیں۔ اس سلسلہ میں نیشاپور، میمنہ، کابل، قندھار، مرو کا نام سرفہرست ہے۔ بالخصوص بلخ اور غزنی یہودیوں کی آماجگاہ تھے۔ ایک افغانی مؤرخ لکھتا ہے۔

افغانستان میں ایک بستی کا نام "یہودیہ" بھی تھا۔ غور کے رہنے والے ایک عالم نے 1260 عیسوی میں طبقات ناصری کے نام سے ایک کتاب لکھی اس میں وہ لکھتے ہیں کہ غور کے یہودیوں کا مطالبہ تھا کہ انہیں ایک مخصوص علاقہ میں بسایا جائے"۔

(طبقات ناصری جلد اول ص 36,37)

یہودی یہاں کتنے عرصہ سے آباد تھے۔ یہ امر البتہ محل نظر ہے۔

بائبل میں لکھا ہے کہ فارسی دور حکومت میں یہودی کوش سے سندھ تک کے علاقوں میں سبھی جگہ موجود تھے۔ صحیفہ آستر کے حسب ذیل الفاظ قابل غور ہیں۔

"ہند سے کوش تک ایک سو ستائیس صوبوں کے یہودیوں کو...... ان کے حروف اور ان کی زبان کے مطابق فرمان لکھ کر بھیجا گیا"۔

(ملاحظہ ہو صحیفہ آستر باب 8 آیت 9)

یہ حوالہ کم از کم دوسری صدی قبل مسیح کا ہے۔ یسعیاہ ثانی کے صحیفہ میں ہے کہ یہود ارض سینیم میں آباد ہیں۔ (یسعیاہ 49/12)

سین سے مراد چین یا کوہ ہندوکش کا علاقہ ہے۔

یہ حوالہ پانچویں صدی قبل مسیح کا ہے۔ ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کے اسباط عشرہ بہت قدیم زمانہ سے بلاد شرقیہ میں آباد تھے۔

افغانستان میں جو اکتشافات اثریہ کی شہادتیں ملی ہیں۔ ان سے بھی ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل یہاں زمانہ قبل اسلام سے موجود رہے ہیں۔

قندھار اور لغمان (جلال آباد) میں اشوک کے نصب کردہ ارامی کتبے ملے ہیں جو کہ ثبوت ہے اس امر کا کہ کم از کم تیسری صدی قبل مسیح میں ارامی بولنے والے قبائل یہاں آباد تھے۔ واضح رہے کہ جلاوطن یہودیوں کی مذہبی زبان عبرانی تھی اور قومی زبان ارامی۔

ارامی کتبات کے بعد عبرانی رسم الخط کے 23 کتبے علاقہ غور سے ملے ہیں۔ ان میں عبرانی، فارسی اور ارامی کے ملے جلے الفاظ مستعمل ہیں۔ ان میں بیس لوح مزار ہیں۔ قبریں یہودیوں کی ہیں۔ الواح پر بائبل کی بعض عبارات بھی درج ہیں۔ ان کتبات کے زمانہ کے متعلق ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ ان کا زمانہ آٹھویں صدی عیسوی ہے اور دوسرے کہتے ہیں بارہویں صدی کے ہیں۔ تیرھویں صدی کا ایک عبرانی کتبہ کابل کے نواح سے ملا ہے۔

اب مینار جام کے علاقہ میں یہودیوں کی اس نوآبادی کی تلاش ہونے والی ہے جہاں سے بیس یہودی علماء وفضلاء کے لوح مزار ملے ہیں۔

اس نوآبادی کے انکشاف کے بعد تاریخ افاغنہ کا ایک گم شدہ ورق تاریخ کی روشنی میں آجائے گا۔

(تفصیل کے ملاحظہ ہو روما سے نکلنے والا جرنل ایسٹ اینڈ ویسٹ جلد 14 اور ینٹل 1963ء وامیرکن اورینٹل سوسائٹی جرنل 85۔1965ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح علیہ السلام کو ان کے فرض رسالت کے رو سے ملک پنجاب اور اس کے نواح (افغانستان و کشمیر) کی طرف سفر کرنا نہایت ضروری تھا۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے دس فرقے جن کا نام انجیل میں اسرائیل کی گمشدہ بھیڑیں رکھا گیا ہے۔ ان ملکوں میں آگئے تھے۔ جن کے آنے سے کسی مؤرخ کو انکار نہیں ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس ملک کی طرف سفر کرتے اور ان گم شدہ بھیڑوں کا پتہ لگا کر خدا تعالیٰ کا پیغام ان کو پہنچاتے"۔

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد 15 ص 93)

پھر فرماتے ہیں:

"توریت میں بنی اسرائیل کے لئے وعدہ تھا کہ اگر تم آخری نبی پر ایمان لاؤ گے تو آخری زمانہ میں بہت سی مصیبتوں کے بعد پھر حکومت اور بادشاہت تم کو ملے گی۔ چنانچہ وہ وعدہ اس طور پر پورا ہوا کہ بنی اسرائیل کی دس قوموں نے اسلام اختیار کرلیا اسی وجہ سے افغانوں میں بڑے بڑے بادشاہ ہوئے اور نیز کشمیریوں میں بھی"۔

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد 15 ص 69)

ہمدردی کی تلقین

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

(سراج منیر، روحانی خزائن جلد 12 ص 28)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 60127 میں رفیق احمد خادم

ولد بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر...... سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹھ مبارک احمد ضلع خیر پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23-4-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی دو ایکڑ مالیتی اندازاً -/250000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/18000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رفیق احمد خادم گواہ شد نمبر 1 قمر الزمان ابڑو ولد محمد اصغر ابڑو گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد برکت علی

مسل نمبر 60128 میں فائزہ خورشید

بنت چوہدری خورشید احمد قوم سندھو پیشہ طالب علم عمر...... سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھیوڑہ ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-4-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی انگوٹھی 400-4 گرام مالیتی -/5400 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فائزہ خورشید گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد ولد مسعود احمد گواہ شد نمبر 2 چوہدری خورشید احمد والد موصیہ

مسل نمبر 60129 میں مصباح اظہر

بنت رانا اظہر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رائے پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 22-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور ڈیڑھ تولہ مالیتی -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مصباح اظہر گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس شاہد ولد محمد انور گواہ شد نمبر 2 محمد دین ولد احمد دین

مسل نمبر 60130 میں محمد عرفان

ولد بشارت احمد قوم بھلی جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سوہاواں ڈھلواں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 22-4-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/25000 روپے سالانہ بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عرفان گواہ شد نمبر 1 محمد رضوان ولد بشارت احمد گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد بہاول دین

مسل نمبر 60131 میں ارم صباء

زوجہ لطف المنان طاہر باجوہ قوم سندھو پیشہ فارغ التحصیل M.A انگلش عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بورے والا ضلع وہاڑی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 17-3-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/200000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 70 گرام مالیتی -/70000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ارم صباء گواہ شد نمبر 1 فرید احمد ولد چوہدری نذیر احمد گواہ شد نمبر 2 محمد احسن ولد چوہدری نذیر احمد

مسل نمبر 60132 میں شیخ عبدالرحیم

ولد شیخ محمد طفیل قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ خواجہ سعید لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 26-2-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شیخ عبدالرحیم گواہ شد نمبر 1 ثاقب شہزاد ولد شیخ عبدالرحیم گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد ولد شیخ عبدالرحیم

مسل نمبر 60133 میں رائے احمد علی

ولد رائے ولی محمد قوم کھرل پیشہ زمیندارہ عمر 70 سال بیعت 1955ء ساکن کالیہ نوریہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 25-2-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ تین ایکڑ زمین واقع کالیہ نوریہ مالیتی -/450000 روپے۔ 2۔ بارہ مرلہ رہائشی مکان واقع کالیہ نوریہ مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/24000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رائے احمد علی گواہ شد نمبر 1 مقبول احمد ولد عبدالغفور گواہ شد نمبر 2 ذوالفقار علی ولد احمد دین

مسل نمبر 60134 میں مقبول احمد

ولد عبدالغفور قوم دھاریوال جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالیہ نوریہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-3-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ 17/1 ایکڑ زرعی اراضی مالیتی -/8600000 روپے۔ 2۔ ایک کنال مویشیوں کی جگہ مالیتی -/150000 روپے۔ 3۔ ٹریکٹر میں 1/2 حصہ -/100000 روپے۔ 4۔ کار میں 1/2 حصہ مالیتی -/300000 روپے۔ 5۔ .... 2 عدد مالیتی -/50000 روپے۔ 6۔ موٹر سائیکل مالیتی -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/218000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مقبول احمد گواہ شد نمبر 1 ذوالفقار علی ولد احمد دین گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد ملہی ولد محمد صادق

مسل نمبر 60135 میں اعجاز فاطمہ

زوجہ سلیم اللہ قوم دھیڑ جٹ پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میانہ پنڈ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-5-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 4 تولے مالیتی -/52000 روپے۔ 2۔ حق مہر ادا شدہ -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ اعجاز فاطمہ گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف ولد بشیر احمد گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد ولد بشیر احمد

مسل نمبر 60136 میں نذیر احمد سندھی

ولد قطب دین قوم رحمانی پیشہ کاروبار عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ کوٹ دین بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 24-1-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ رہائشی مکان بدوملہی میں 1/2 حصہ مالیتی -/150000 روپے۔2۔ 10 مرلہ پلاٹ واقع دارالنصر غربی ربوہ مالیتی اندازاً -/800000 روپے۔ 3۔ سامان دوکان کپڑا اندازاً مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نذیر احمد سندھی گواہ شد نمبر 1 سلطان احمد عامر ولد سلطان محمود گواہ شد نمبر 2 چوہدری عبدالتوحید ولد فیض احمد

مسل نمبر 60137 میں عطاء الوہاب

ولد اصغر علی مرحوم قوم رندھاوا جٹ پیشہ مزدوری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میادی نانوں ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2-2-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک ایکڑ زمین از والد جس میں میرا ایک بھائی دو بہنیں شریک ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/4000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء الوہاب گواہ شد نمبر 1 عمران احمد کاہلوں وصیت نمبر 34886 گواہ شد نمبر 2 محمد ظہیر احمد وصیت نمبر 33313

مسل نمبر 60138 میں ارشاد احمد

ولد محمد اسماعیل قوم رندھاوا جٹ پیشہ مزدوری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میادی نانوں ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 22-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ارشاد احمد گواہ شد نمبر 1 عمران احمد کاہلوں وصیت نمبر 34886 گواہ شد نمبر 2 محمد ظہیر احمد وصیت نمبر 33313

مسل نمبر 60139 میں جنت بی بی

بیوہ مہر بشیر احمد مرحوم قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-5-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ حق مہر ادا شدہ -/1000 روپے۔2۔ طلائی زیور 5 تولے مالیتی -/68000 روپے۔ 3۔ ترکہ والد زرعی اراضی 1/2 ایکڑ واقع چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ مالیتی اندازاً -/150000 روپے۔ 4۔ ترکہ خاوند 29 کنال کا 1/8 حصہ مالیتی -/110000 روپے واقع احمد نگر ربوہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/3000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ جنت بی بی گواہ شد نمبر 1 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257 گواہ شد نمبر 2 محمد اقبال بشیر وصیت نمبر 24952

مسل نمبر 60140 میں امان اللہ خان ظفر

ولد عبدالرحیم خان قوم بلوچ پیشہ پنشنر عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2-5-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زرعی اراضی 12/13 کنال واقع بستی مندرانہ (غیر آباد)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد امان اللہ خان ظفر گواہ شد نمبر 1 محمد حسین ولد غلام محمد گواہ شد نمبر 2 رشید احمد بھٹی ولد چوہدری نور ماہی

مسل نمبر 60141 میں عروج اعظم

ولد مشتاق احمد عارف قوم مغل پیشہ کاروبار عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 11-4-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت آرا مشین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عروج اعظم گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد شاہ ولد سید عبدالغنی شاہ گواہ شد نمبر 2 محمد رفیق چوہدری ولد غلام محمد

مسل نمبر 60142 میں شاہد احمد چیمہ

ولد طاہر احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 11-4-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شاہد احمد چیمہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد شاہ گواہ شد نمبر 2 محمد رفیق چوہدری

مسل نمبر 60143 میں امتہ الباسط

بیوہ محمد اشرف مرحوم قوم جٹ پیشہ معلمہ عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی برکت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 30-4-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ رہائشی مکان 5 مرلہ مالیتی -/700000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2989 روپے ماہوار بصورت معلّمہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الباسط گواہ شد نمبر 1 فواد احمد ولد محمد اشرف گواہ شد نمبر 2 عامر محمود ولد فلک شیر

مسل نمبر 60144 میں مختار احمد

ولد نیاز احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ ڈرائیونگ عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی برکت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 5-5-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ مکان 3 مرلہ مالیتی -/175000 روپے۔ 2۔ رکشہ موٹر سائیکل مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت موٹر سائیکل رکشہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مختار احمد گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد ولد نیاز احمد گواہ شد نمبر 2 عامر محمود ولد فلک شیر

مسل نمبر 60145 میں طوبیٰ سندس

بنت مہر احمد خاں قوم سپرا پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 14-3-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور مالیتی -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی

رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ طوبیٰ سندس گواہ شد نمبر 1 عبدالقدیر قمر ولد عبدالحمید گواہ شد نمبر 2 رانا نصیر احمد ولد رانا نذیر احمد

مسل نمبر 60146 میں ثوبیہ عظیم

زوجہ محمد عظیم قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر -/20000 روپے۔2۔طلائی زیور ایک تولہ دو ماشہ مالیتی -/14000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ثوبیہ عظیم گواہ شد نمبر 1 محمد عظیم خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد عباس

مسل نمبر 60147 میں شاہد محمود

ولد محمد رمضان قوم راجپوت پیشہ میسن عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت میسن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد شاہد محمود گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد ولد عبدالحمید گواہ شد نمبر 2 الطاف محمود ولد عبدالغنی

مسل نمبر 60148 میں لقمان احمد نظام

ولد اظہر احمد نظام قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالہ زار واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد لقمان احمد نظام گواہ شد نمبر 1 اظہر احمد نظام والد موصی گواہ شد نمبر 2 محمد الیاس ڈار وصیت نمبر 33417

مسل نمبر 60149 میں طارق ہمایوں

ولد ہدایت اللہ قوم مانگٹ پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد طارق ہمایوں گواہ شد نمبر 1 ملک محمد یوسف ولد فقیر محمد گواہ شد نمبر 2 محمد حیات ولد عبدالرزاق

مسل نمبر 60150 میں محمد عمر فاروق

ولد غلام رسول علوی قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت 2001ء ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-4-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد عمر فاروق گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد شاکر ولد عبدالرحمٰن شاکر گواہ شد نمبر 2 غلام رسول علوی والد موصی

مسل نمبر 60151 میں غلام رسول علوی

ولد احمد نور قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت 1994ء ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-4-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/11000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد غلام رسول علوی گواہ شد نمبر 1 ملک محمد یوسف وصیت نمبر 16162 گواہ شد نمبر 2 محمد افضل ولد مہدی خان

مسل نمبر 60152 میں وسیم احمد شاکر

ولد عبدالرحمٰن شاکر مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-4-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/11850 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد وسیم احمد شاکر گواہ شد نمبر 1 غلام رسول علوی ولد احمد نور گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد طاہر ولد احمد دین مرحوم

مسل نمبر 60153 میں مبشر احمد خان

ولد عمر خطاب خان قوم سواتی پیشہ تدریس عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-4-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/12000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مبشر احمد خان گواہ شد نمبر 1 ملک محمد یوسف وصیت نمبر 16762 گواہ شد نمبر 2 محمد افضل وصیت نمبر 37779

مسل نمبر 60154 میں تہمینہ مبشر

بنت مبشر احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جیو کے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-3-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ تہمینہ مبشر گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک محمد یوسف وصیت نمبر 16762

مسل نمبر 60155 میں فہمیدہ تصدق

بنت تصدق حسین قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فہمیدہ تصدق گواہ شد نمبر 1 تصدق حسین قریشی والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد افضل وصیت نمبر 37779

مسل نمبر 60156 میں منصورہ تصدق

بنت تصدق حسین قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ منصورہ تصدق گواہ شد نمبر 1 تصدق حسین قریشی والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد افضل وصیت نمبر 37779

مسل نمبر 60157 میں ھدیٰ ہارون

بنت ڈاکٹر ہارون رشید رندھاوا قوم جٹ رندھاوا پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور پونے دوتولے اندازاً مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ھدیٰ ہارون گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر ہارون رشید رندھاوا والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد افضل وصیت نمبر 37779

مسل نمبر 60158 میں وردہ فاطمہ

بنت ڈاکٹر ہارون رشید رندھاوا قوم جٹ رندھاوا پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور ایک تولہ مالیتی اندازاً -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ وردہ فاطمہ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر ہارون الرشید رندھاوا والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد افضل وصیت نمبر 37779

مسل نمبر 60159 میں سندس نورین

بنت سعید احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سندس نورین گواہ شد نمبر 1 سعید احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک محمد یوسف وصیت نمبر 16762

مسل نمبر 60160 میں طاہرہ فوزیہ

زوجہ ڈاکٹر ایم اے ناصر ملک قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 4 تولے مالیتی اندازاً -/50000 روپے۔ 2۔ حق مہر ادا شدہ -/50000 روپے۔ 3۔ پلاٹ واقع E11/3 اسلام آباد برقبہ ایک کنال کا 1/2 حصہ۔ 4۔ پلاٹ 9-0 اسلام آباد برقبہ ایک کنال کا 1/2 حصہ۔ 5۔ بینک بیلنس -/800000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ طاہرہ فوزیہ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر ایم اے ناصر ملک خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد افضل وصیت نمبر 37779

مسل نمبر 60161 میں عذرا بی بی

زوجہ مشتاق احمد قریشی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ -/10000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 2 تولے اندازاً مالیتی -/22000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عذرا بی بی گواہ شد نمبر 1 مشتاق احمد قریشی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد افضل وصیت نمبر 37779

مسل نمبر 60162 میں ڈاکٹر نادیہ سیف

بنت سیف اللہ قوم جٹ مانگٹ پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ڈاکٹر نادیہ سیف گواہ شد نمبر 1 سیف اللہ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد افضل وصیت نمبر 37779

مسل نمبر 60163 میں سیف اللہ

ولد احمد خان قوم جٹ مانگٹ پیشہ ملازمت عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-4-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10225 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سیف اللہ گواہ شد نمبر 1 ملک محمد یوسف وصیت نمبر 16762 گواہ شد نمبر 2 محمد افضل وصیت نمبر 37779

مسل نمبر 60164 میں شریفاں بی بی

زوجہ عبدالرزاق کاہلوں قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ برکت علی باندھی ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-4-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 3 تولے مالیتی اندازاً -/30000 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شریفاں بی بی گواہ شد نمبر 1 معراج احمد ابڑو ولد منظور احمد ابڑو گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد ولد برکت علی

مسل نمبر 60165 میں غلام حیدر

ولد رسول بخش قوم مری بلوچ پیشہ مزدوری عمر 58 سال بیعت 1999ء ساکن باندھی ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-4-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد غلام حیدر گواہ شد نمبر 1 معراج احمد ابڑو ولد منظور احمد ابڑو گواہ شد نمبر 2 حبیب احمد ولد محمد اسماعیل

مسل نمبر 60166 میں فیضان احمد

ولد محمد رفیق مرحوم قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قاضی احمد ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-2-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فیضان احمد گواہ شد نمبر 1 محمد شریف ولد محمد دین گواہ شد نمبر 2 محمد اشفاق ولد محمد رفیق

مسل نمبر 60167 میں ناصرہ پروین

زوجہ چوہدری عبدالخالق گل قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکرنڈ ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-4-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔

طلائی زیور 7 تولے مالیتی اندازاً-/84000 روپے۔ 2۔حق مہرادا شدہ-/25000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ناصرہ پروین گواہ شدنمبر1 چوہدری عبدالخالق گل خاوند موصیہ گواہ شدنمبر 2 ناصر احمد منظور وصیت نمبر34700

مسل نمبر 60168 میں عبدالخالق گل

ولد چوہدری نذیر احمد قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکرنڈ ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-4-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔زرعی اراضی 10/ ایکڑ واقع دیھ 12 درھ اندازاً مالیتی -/3000000 روپے۔2۔رہائشی مکان برقبہ 1435 مربع فٹ اندازاً مالیتی -/1000000 روپے۔3۔موٹر سائیکل اندازاً مالیتی -/25000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2450 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔اور مبلغ-/55000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عبدالخالق گل گواہ شدنمبر1 حبیب احمد وصیت نمبر23881 گواہ شدنمبر2 ناصر احمد منظور وصیت نمبر34700

مسل نمبر 60169 میں فائز احمد

ولد رشید احمد قوم علوی پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ عطاء محمد علوی ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-2-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد فائز احمد گواہ شدنمبر1 معراج احمد ابڑ وصیت نمبر36406 گواہ شدنمبر2 محمد خان جوئیہ وصیت نمبر37111

مسل نمبر 60170 میں مبشرہ صدیقہ

بنت داؤد احمد علوی قوم علوی پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ عطاء محمد علوی ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-4-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مبشرہ صدیقہ گواہ شدنمبر1 معراج احمد ابڑ وصیت نمبر 36406 گواہ شدنمبر2 حبیب احمد ولد محمد اسماعیل

مسل نمبر 60171 میں مسرور سلیمان

ولد داؤد احمد علوی قوم علوی پیشہ زمیندارہ عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ عطاء محمد علوی ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-4-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زرعی اراضی 8/ایکڑ اندازاً مالیتی -/800000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/32000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مسرور سلیمان گواہ شدنمبر1 معراج احمد ابڑ وگواہ شدنمبر2 حبیب احمد

مسل نمبر 60172 میں قرۃ العین

بنت محمد اسلم قوم بھٹی راجپوت پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمان آباد ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-3-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ قرۃ العین گواہ شدنمبر1 معراج احمد ابڑ وولد منظور احمد ابڑ گواہ شدنمبر2 نذیر احمد ولد برکت علی

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعلان داخلہ

۞ یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور نے چارسالہ بیچلر پروگرامز (بی اے/بی ایس سی آنرز) درج ذیل فیلڈ میں آفر کی ہے۔ بزنس ایڈمنسٹریشن، کامرس، آرٹ اینڈ ڈیزائن، انفارمیشن ٹیکنالوجی، بینکنگ اینڈ فنانس، اسلامک سٹڈیز، ارتھ اینڈ انوائرمینٹل سائنسز، کلینیکل سائیکالوجی، ان میں داخلہ کیلئے انٹری ٹیسٹ 16۔ سے 21۔اگست 2006ء تک ہونگے نیز بزنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ایڈمنسٹریٹو سائنسز کیلئے علیحدہ ٹیسٹ مورخہ 27/اگست 2006ء کو ہوگا۔ انٹرمیڈیٹ میں 50% نمبر حاصل والے طلبہ ایڈمیشن ٹیسٹ میں شامل ہوسکیں گے۔ انٹری ٹیسٹ فارمز مورخہ 24 جولائی سے 4۔اگست 2006ء تک دستیاب ہیں جبکہ داخلہ فارمز مورخہ 28/اگست سے مورخہ 7 ستمبر 2006ء تک مہیا ہونگے۔مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 9 جولائی 2006ء یا یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.pu.edu.pk ملاحظہ کریں۔

۞ ہمدرد یونیورسٹی نے درج ذیل پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔بی بی اے، ایم بی اے، ایم فل اینڈ پی ایچ ڈی، بی ای (کمپیوٹر سسٹم انجینئرنگ، الیکٹرانک انجینئرنگ، ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرنگ) بی ایس کمپیوٹر سائنس بی ایس ملٹی میڈیا، بی ایڈ، ایم ایڈ، ایم اے (ماس کمیونیکیشن) بی ای ایم ایس، فارم ڈی، ایل ایل بی، ایم بی بی ایس، بی ڈی ایس، درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 جولائی 2006ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 9 جولائی اور فون نمبر 000-111-0900 سے حاصل کریں۔

۞ جی سی یونیورسٹی لاہور نے ایم بی اے پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے اس سلسلہ میں درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 13 جولائی 2006ء ہے جبکہ ٹیسٹ 16 جولائی 2006ء کو ہوگا۔مزید معلومات کیلئے ان فون نمبرز 042-111-000-010- 042-9213351 پر رابطہ کریں۔

۞ ایف سی کالج لاہور نے بیچلر ڈگری ان آرٹس، سائنسز، ایجوکیشن، بزنس، کمپیوٹر سائنس اینڈ آئی ٹی میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 24 جولائی 2006ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 9 جولائی 2006ء ملاحظہ کریں۔

۞ غلام اسحٰق خان انسٹیٹیوٹ برائے انجینئرنگ سائنسز وٹیکنالوجی نے درج ذیل پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔(i) کمپیوٹر سائنس اینڈ انجینئرنگ (ii) مکینیکل انجینئرنگ (iii) الیکٹرانک انجینئرنگ (iv) میٹالرجی اینڈ میٹیریلز انجینئرنگ (v) انجینئرنگ سائنسز۔اس پروگرام میں داخلہ کیلئے سولہ سال کی تعلیم ضروری ہے نیز GRE تحریری ٹیسٹ میں 60% نمبر حاصل کرنے ضروری ہیں۔درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 جولائی 2006ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 9 جولائی 2006ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

۞ مکرم محمد شریف جنجوعہ صاحب کینٹ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری نواسی مکرمہ طالعہ خان دختر مکرم گروپ کیپٹن عبداللطیف خان صاحب نے اس سال فیڈرل بورڈ اسلام آباد کے میٹرک کے سالانہ امتحان میں 1050 نمبروں میں سے 906 نمبر حاصل کئے ہیں جو کہ 86.28% بنتے ہیں۔مکرمہ طالعہ خان صاحبہ مکرم چوہدری عبدالمنان خاں صاحب مرحوم آف کریام (جالندھر) سابق صدر حلقہ دارالذکر لاہور کی پوتی ہیں ۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

۞ مکرم نثار احمد شہزاد صاحب گجر معلم سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے ماموں مکرم علم الدین صاحب ولد مکرم تاج محمد صاحب مرحوم کو ہارٹ اٹیک کا شدید حملہ ہوا ہے اور سروسز ہسپتال لاہور میں داخل ہیں ۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مکمل شفاء عطا فرمائے۔

خبریں

فوکر طیارے گراؤنڈ کرنے کا فیصلہ

وفاقی کابینہ نے ملتان میں طیارہ کے حادثہ کے بعد تمام فوکر طیارے فوری گراؤنڈ کرنے اور صرف کارگو کیلئے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔شمالی علاقہ جات میں فوکر طیاروں کی جگہ سی 130 طیاروں کو استعمال کیا جائے گا۔

نئی ویزا پالیسی سیکرٹری داخلہ نے کہا ہے کہ پاکستان کی نئی ویزا پالیسی کے تحت ویزا فہرست میں ممالک کی تعداد 48 سے بڑھا کر 175 کر دی گئی ہے۔وزیر اعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ نئی ویزا پالیسی سے تجارت کو فروغ ملے گا۔سرمایہ کار آسانی سے ویزا حاصل کرسکیں گے۔

آزاد کشمیر الیکشن آزاد کشمیر میں قانون ساز اسمبلی کے انتخابات میں مسلم کانفرنس نے 40 میں سے 20 نشستیں حاصل کی ہیں۔جبکہ حکومت سازی کیلئے مزید 5۔ارکان درکار ہیں۔پیپلز پارٹی کے 7 مسلم لیگ کے 4 حقیقی گروپ کے 2 ایم کیو ایم کے 2 اور جموں وکشمیر پارٹی کا ایک امیدوار کامیاب ہوا۔اور آزاد امیدوار نے 3 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی۔مجلس عمل کوئی نشست حاصل نہ کرسکی۔

(بقیہ صفحہ 2)

ہمارا کاروبار چونکہ بہت وسیع ہے (چنانچہ ایک ہسپتال انہوں نے بنایا ہوا ہے جس میں سینکڑوں مریضوں کو روزانہ مفت دوا دی جاتی ہے اسی طرح ان کی ایک سرائے ہے) اس لئے جب یہ مکان بنا تو ایک کمپنی جس کا نام انہوں نے غالباً ڈیکو بتایا اس کا ایجنٹ ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا ہماری فرم آپ کی کوٹھی پر مفت پینٹ کرنا چاہتی ہے بتائیے آپ کونسا روغن کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا کوئی روغن کردیں۔اس نے روغنوں کی کاپی نکال کر میرے سامنے رکھ دی کہ ان میں سے کوئی سا روغن پسند کرلیں۔اس وقت بے اختیار میری انگلی سبز رنگ کی طرف اٹھ گئی اور میں نے کہا کہ یہ رنگ ہماری کوٹھی پر کردیں چنانچہ سبز رنگ کر دیا گیا اور وہ اشتہار بھی سبز رنگ کا ہی تھا جس میں حضرت مسیح موعود نے مصلح موعود کی خبر کی مزید تشریح فرمائی تھی۔''

(''انوار العلوم'' جلد 17 صفحہ 222 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن)

ہوشیار پور کا وہ مکان جس میں حضرت مسیح موعود نے چلہ کشی فرمائی (طویلہ مہر علی کہلاتا تھا اور ان دنوں ایک معزز ہندو لالہ ہرکشن لال صاحب بینکر کے پاس تھا لیکن اب خدا کے فضل وکرم سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تحویل میں ہے اور مشرقی پنجاب میں دین حق کی اشاعت کا ایک فعال مرکز بن چکا ہے۔)

درخواست دعا

مکرم حافظ ملک منور احمد احسان صاحب استاد مدرسۃ الحفظ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ملک رفیق احمد صاحب مربی سلسلہ ان دنوں برین ٹیومر کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے آپریشن اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بچاتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر تحریر کرتے ہیں خاکسار کی بھانجی عزیزہ بشریٰ عندلیب کی نظر یکدم بند ہوگئی تھی عزیزہ کی دونوں آنکھوں کا سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں آپریشن ہوا ہے۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

انٹرنیشنل پوسٹیج ریٹس میں اضافہ اور بیرون ممالک کیلئے الفضل کے چندہ کی نئی شرح

ڈائریکٹر جنرل پاکستان پوسٹ آفس کے سپیشل سرکلر کے مطابق مورخہ یکم جولائی 2006ء سے انٹرنیشنل پوسٹیج ریٹس میں اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت پاکستان سے باہر بھیجے جانے والے خطوط، پوسٹ کارڈز، پرنٹڈ، پیپرز، چھوٹے پیکٹس اور ایروگرامز کی قیمتوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔

روزنامہ الفضل کے بیرون ممالک مقیم خریداران حضرات کی اطلاع کیلئے نئے ڈاک خرچ کی وجہ سے موجودہ سالانہ چندہ اور ڈاک خرچ میں اضافہ کی شرح ذیل میں درج کی جارہی ہے۔احباب نوٹ فرمالیں۔

	موجودہ چندہ سالانہ	سابقہ چندہ سالانہ	ٹکٹ موجودہ	سابقہ ٹکٹ	فرق
براعظم ایشیا	ہفتہ وار -/8500 روپے	-/4800 روپے	132 روپے	62 روپے	70 روپے
براعظم یورپ	روزانہ -/14000 روپے	-/8400 روپے	41 روپے	23 روپے	18 روپے
براعظم افریقہ	خطبہ نمبر -/2700 روپے	-/1800 روپے	41 روپے	23 روپے	18 روپے
براعظم امریکہ	ہفتہ وار -/10,000 روپے	-/6800 روپے	164 روپے	94 روپے	70 روپے
براعظم آسٹریلیا	روزانہ -/16200 روپے	-/11000 روپے	49 روپے	31 روپے	18 روپے
پیسفک جزائر فجی	خطبہ نمبر -/3200 روپے	-/2400 روپے	49 روپے	31 روپے	18 روپے
بنگلہ دیش	ہفتہ وار -/5600 روپے	-/3900 روپے	82 روپے	47 روپے	35 روپے
	روزانہ -/8900 روپے	-/7000 روپے	25 روپے	15 روپے	10 روپے
	خطبہ نمبر -/1800 روپے	-/1400 روپے	25 روپے	15 روپے	10 روپے

(مینیجر روزنامہ الفضل)

GET ADMISSION IN
U.K, GERMANY, HOLLAND, CZECH REPUBLIC
HUNGARY & ROMANIA
Contact: Mubashar Ahmad Khan.(Consultants)
Foreign Students Admission Services.
United Market, Opp-7-Eleven Bakers College Road (Chenab Nagar) Rabwah. Tel:047-6215620 Mob:0301- 4331484

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز چوک یادگار ربوہ
فون شوروم 047-6213649 فون 047-6211649
میاں غلام مرتضی محمود
ترقی کی جانب ایک اور قدم نام ہی کافی ہے
کاشف جیولرز گولبازار ربوہ
فون شوروم 047-6215747 فون 047-6211649

ڈش انٹینا بارعایت خریدیں
جلسہ سالانہ U.K کی خوشی میں مکمل ڈش انٹینا بازار سے بارعایت خریدیں۔نیز UPS اور سیکیورٹی کیمرہ بھی دستیاب ہیں۔
نواز سیٹلائٹ
3۔فیصل مارکیٹ ہال روڈ لاہور
Ph:042-7351722
MoB :0300-9419235
Office:042-5844776
طالب دعا: شوکت ریاض قریشی

ربوہ میں طلوع وغروب 14 جولائی

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:10
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:18

صاحب جی فیبرکس کی ایک اور فخریہ پیشکش
فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ فون: 047-6214300-6212310

ہیپاٹائٹس کی مفید اور مجرب دوا
سفوف راحت کیپسول
جس کے لگاتار استعمال کے ساتھ اللہ کے فضل سے شفاء ہوجاتی ہے۔
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

ربوہ وگردونواح میں مکانات، پلاٹس وزرعی اراضی کی خرید وفروخت کا مرکز
اہل ربوہ کو ویزہ کیلئے پراپرٹی اسیسمنٹ کی سہولت موجود ہے پروفیشنل ٹیکس نمبر E&TD#-13
میاں اسٹیٹ ایجنسی
گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوفی گھی ریلوے روڈ ربوہ
فون: 047-6214220-0300-7704214
طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر 0304-3213500

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 6212837 رہائش: 6214321

C.P.L 29-FD